سوال

(69) ایک شخص دعوی کرتا ہے ہے لیکن اپنے آپ کو حنفی، شافعی الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین کے ایک شخص خدا فرشتوں تمام منزلہ کتابوں اور پیغمبروں اور قیامت پر یقین رکھتا ہے شہادتین کا اقرار کرتا ہے۔ نماز روزے ک پابند ہے۔حج اور ذکواۃ اگر فرض ہوجائے۔ توان کے اداکرنے کی نیت رکھتا ہے۔ خدا کی رحمت کا امیدوار اوراس کے عذاب سے ترساس ہے۔ تمام بُرے کاموں سے پرہیز کرتا ہے۔ بزرگان دین صحابہ و تابعین کو اپنا مقتدا جانتا ہے۔ غرض یہ کہ اہل سنت کے ھ عقائد میں سے کسی میں کمی نہیں کرتا اور اپنی غلطیوں سے ہر وقت استغفار کرتا رہتا ہے۔ حتی المقدور نیک کام کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ لیکن اپنے آپ کو حنفی یا شافعی نہیں کہلاتا۔ ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں۔ اور اگر کوئی اس کو کافر کہے تو اس کا پنا حال کیا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص ایسے آدمی کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا! جو اپنے بھائی کو کافر کہے تو وہ اگر واقعی کافر ہو تو وہ کفر کا فتویٰ اس پر جاری ہوگا۔ اور اگر وہ نہ ہو تو کہنے والا خود کافر ہوجائے گا۔ اور ظاہر بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو آئمہ مجتہدین میں سے کسی کی طرف منسوب نہ کرنا ایمان کے منافی نہیں ہے۔ کہ اس کے سبب سے آدمی کافر ہوجائے۔ مسلم الثبوت اصول فقہ میں ایک نہایت بیش قیمت کتاب ہے۔ اس کے مصنف نے حاشیہ پر لکھا ہے۔ کہ عراقی کہتے ہیں اس بات پر اجماع منعقد ہوچکا ہے۔ کہ جو بھی آدمی مسلمان ہو اس کو حق ہے۔ کہ آئمہ مجتہدین کمیں سے کسی ایک کی تقلید کرے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا اس پر اجماع ہے۔ کوئی آدمی ابو بکر و عمر امیر المومنین سے مسئلہ پوچھے تو اس کو یہ بھی حق ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مسئلہ پوچھ لے اور جس کے قول پر چاہے عمل کرے اور اگر کوئی اس کے برخلاف کہے تو وہ دلیل بیان کردے۔ ان دونوں اجماعوں خصوصا دوسرے اجماع سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی آدمی کسی مجتہد کی طرف منسوب نہ ہو۔ تو وہ کافر نہیں ہوجاتا۔ اور اگر کوئی اسے کافر کہے تو پہلے اسے چاہیے کہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین پر کفر کا فتویٰ لگائے اگر بالفرض وہ دعوٰی یہ کہے کہ یہ دونوں اجماع تیسرے اجماع سے منسوخ ہوگئے۔ کیونکہ بعد میں اپنے آپ کو کسی طرف منسوب کرنے پر اجماع ہوگیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تیسرا اجماع جس کا حوالہ دیا جارہا ہے۔ کہاں ہے روئے زمین پر اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور پھر علم اصول کا مسئلہ ہے کہ اجماع نہ ناسخ ہوتا ہے اور نہ منسوخ اگر بالفرض محال تیسرا اجماع ثابت بھی ہوجائے تو یہ فقہاء کا اصول باطل ہوجائے گا۔ اور چونکہ اصول ثابت ہے۔ لہذا یہ دعویٰ باطل ہے۔

اب یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ زمانے میں دو گروہ پیدا ہوگئے ہیں۔ کچھ تو آئمہ مجتہدین کو گالی وغیرہ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو حنفی یا شافعی کہنا زناکاری اور شراب نوشی سے بھی بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔ خدا کی پناہ اور اپنے متعلق دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ ان کا جواب تو یہ ہے کہ حدیث پر عمل کرنا تو صحیح ہے۔ لیکن آئمہ مجتہدین کو برے الفاظ میں یاد کرنا بے دینی اور گمراہی ہے۔ اور ان کے مقابلے میں دوسرا گروہ جو محدثین کے بارے میں زبان درازی اور بے ادبی کرتے ہیں۔ اور اگر صحیح حدیث ثابت بھی ہوجائے تو

بھی اس پر عمل نہیں کرتے۔ اوراگر کوئی ان کو سمجھانے کی کوشش کرے تو بھی نہیں سمجھتے۔ ایسے لوگوں سے بھی خدا کی پناہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ تشہد انکشت کے اشارہ کو خلاصہ کیدانی والے جیسے آدمی کے پیچھے لگ کر حرام کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ حدیث صحیح سے بھی ثابت ہے اورامام ابوحنفیہ بھی اس کے قائل ہیں۔ جیسا کہ امام محمد نے موطا میں اس کی تصریح کی ہے۔ اگر کوئی ایسے لوگوں کو دلائل سے سمجھانے کی کوشش کرے تو جاہل ہونے کے باجود بڑبڑ کرنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگ علماء کے نزدیک زلیل ہیں۔ ان کے جواب میں انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ دینا کافی ہے۔ مومن کو چاہیے کہ اعمال کو شریعت کے ترازو میں تولے اورکسی فاسق فاجر کے فتوے کفر وفسق کی پرواہ نہ کرے۔ ایسے لوگوں کے فتووں سے کوئی آدمی کافر نہیں ہوجاتا۔

کتبہ محمد حیدر علی۔ سید محمد نزیر حسین۔ محمد نورالحق۔ علی احمد۔ جعفر علی۔ محمد انعام اللہ۔ محمد امام دین۔ عبدالمجید خان

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 225-229

محدث فتویٰ